کیا بہنوں اور بیٹیوں کو عشر دے سکتے ہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12795

تاریخ اجراء: 21 رمضان المبارک 1444 ھ / 12 اپریل 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بہنوں اور بیٹیوں کو عشر دے سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عشر ہر اس شخص کو دیا جاسکتا ہے جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ بیٹی کو چونکہ زکوٰۃ نہیں دے سکتے لہذا بیٹیوں کو عشر دینا بھی جائز نہیں۔ البتہ بہن اگر مستحق ہو تو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے بلکہ غیروں کی بہ نسبت قریبی رشتہ دار کو زکوٰۃ دینا افضل ہے کہ اس میں صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے، لہذا مستحقِ زکوٰۃ بہنوں کو عشر بھی دیا جاسکتا ہے۔

عشر کے وہی مصارف ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(باب المصرف) ای مصرف الزکاۃ و العشر۔۔۔ (ھو فقیر، و ھو من لہ ادنی شیء) ای دون نصاب" یعنی زکوٰۃ اور عشر کا ایک مصرف فقیر بھی ہے اور فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 333، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً)

فتاویٰ قاضی خان میں ہے: "و یصرف العشر الی من یصرف الیہ الزکاۃ" یعنی عشر ہر اس شخص کو دیا جاسکتا ہے جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ (فتاوی قاضی خان، کتاب الزکاۃ، ج 01، ص 243، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ **"اپنی دختر یا حقیقی ہمشیرہ کو زکوٰۃ یا زمین کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟"** آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: **"بہن کو جائز ہے جبکہ مصرفِ زکوٰۃ ہو اور بیٹی کو جائز نہیں،**

"فی الدر المختار مصرف الزکوٰۃ و العشر فقیر الخ و فیہ لا یصرف الی من بینھما ولاد الخ۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 264، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "آدمی جن کی اولاد میں خود ہے یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی یا جو اپنی اولاد میں ہیں یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی اور شوہر و زوجہ ان رشتوں کے سوا اپنے

جو عزیز قریب حاجتمند مصرفِ زکوٰۃ ہیں اپنے مال کی زکوٰۃ انھیں دے جیسے بہن بھائی، بھتیجا بھتیجی، ماموں، خالہ، چچا، پھوپھی کہ انھیں دینے میں دونا ثواب ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص264، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی امجدیہ میں ہے:"(صورتِ مسئولہ میں) زید اپنی اس ہمشیرہ کو بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے بلکہ اپنے قریبی رشتہ دار کو دینا غیروں کے دینے سے افضل ہے کہ یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔" (فتاوی امجدیہ، ج01، ص390، مکتبہ رضویہ، کراچی، ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net